سلسلہ نمبر ۷

پردہ

عِفّت اور پاکدامنی کا ضامِن

افادات

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہ

ناشر

بیادگار

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہ

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

پردہ

عفت اور پاکدامنی کا ضامن

افادات

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہٗ

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ، کراچی

0334-3526403, 0331-1396029

www.hazratkhurramabbasi.org

مُفت تقسیم کے لیے

یہ کتابیں مفت تقسیم ضرور ہوتی ہیں لیکن مفت چھپتی نہیں

نام کتاب: **پردہ عفت اور پاکدامنی کا ضامن**

افادات: ناصح الاُمت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہٗ

اشاعت: اوّل

سنِ طباعت: ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ بمطابق اکتوبر 2020ء

تعداد: **1000**

ناشر: **خانقاہِ عارفی**

ای میل ایڈریس: muhammadkhurramabbasi@gmail.com

ملنے کے پتے

جامعۃ الابرار

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی گلبرگ، کراچی

021-36348882, 0322-2743200

jamiatulabrar@hotmail.com

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی گلبرگ، کراچی

0334-3526403,0322-2743200

www.hazratkhurramabbasi.org

مکتبۃ الارشاد

دکان نمبر ۲۸، جامع مسجد رفاہِ عام، رفاہِ عام سوسائٹی،

ملیر ہالٹ، کراچی۔ موبائل: **0333-3730428**

فہرستِ مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
❁ دِل کی بات	4
❁ خواتین کا نکاحِ ثانی اور اس کی حکمت	5
❁ اسلام عفت کا حکم دیتا ہے	5
❁ اسلام دینِ فطرت ہے	7
❁ آج کل ماں باپ اولاد کی دینی لحاظ سے فکر نہیں کرتے	7
❁ اسلام کی پابندیاں معاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہیں	8
❁ پردے میں لاپرواہی کے نقصانات	9
❁ نگاہ کی حفاظت سے انسان دوسرے گناہوں سے بھی بچ جاتا ہے	10
❁ بعض اعمال کے بارے عملاً کوشش ضروری ہوتی ہے	10
❁ خواتین کا نکاحِ ثانی نہ کرنے کی رسمِ بدعت	11
❁ برادری کا قانون اللہ کے قانون سے بڑھ کر نہیں ہے	12
❁ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بدعت کو ختم کرنے کی کوشش	12
❁ شریعت کے قوانین کو پامال کرنے کے اثراتِ بد کا ظہور	13
❁ عورتوں میں حرص کی بیماری	14
❁ دنیا کی بے تحاشا حرص اور اس کا علاج	14
❁ اعتدال کو اپنائیں	15

دِل کی بات

میرے مرشد میرے محسن قطبِ زماں حضرتِ اقدس مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ حضرتِ اقدس ڈاکٹر محمد عبد الحیٔ صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے اجلّ خلفاء میں سے تھے۔ آپ کی شخصیت انتہائی منکسر المزاج اور مشفق تھی۔ آپ کے بیانات مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لیے ایک عظیم سرچشمہ ہیں۔ ۲۰۱۲ء میں حضرت کے وصال کے بعد حضرت کے مواعظ کی باقاعدہ اشاعت کا سلسلہ جاری نہ رہا۔

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مواعظ حضرت کے خدام کیسٹ میں محفوظ کرتے تھے۔ خصوصاً جناب محترم بھائی عاقل صاحب خلیفۂ مجاز حضرت والا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ان مواعظ کو بڑی ذمہ داری اور محنت سے کیسٹ سے قلم بند کروایا۔ پھر اس مسودہ سے کمپوزنگ کی صورت جناب بھائی حسین ڈیسائی صاحب زید مجدھم (جو کہ خود حضرت والا کے خدّام میں سے ہیں) نے دلوائی۔ اس کی تصحیح کے بعد الحمدللہ خدّام **خانقاہِ عارفی** جو کہ درحقیقت حضرت والا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خدّام ہیں ان مواعظ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ پاک اس سلسلہ کو تاقیامت جاری رکھے اور حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خدّام اور ان کے متعلقین اور دیگر تمام مؤمنین کو اس سے خوب نفع پہنچائے۔ اللہ پاک اس سلسلہ کو حضرت والا کے ایصالِ ثواب، بلندیٔ درجات اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خدّام **خانقاہِ عارفی**

(بندہ) خرم عبّاسی عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پردہ عفت اور پاکدامنی کا ضامن

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

خواتین کا نکاحِ ثانی اور اس کی حکمت

نکاحِ ثانی کا مضمون آپ نے گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کو سماعت فرمایا۔اصل میں اللہ رب العالمین نے انسان کو ایسی پیاری زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے کہ جس میں عورت یا مرد بہکنے نہ پائے اور اس طرح سے بے باک زندگی نہ ہو کہ جس کا اثر معاشرے پر پڑتا ہے، مرد میں چوں کہ زمانہ قدیم سے رسومات اور بدعات چلی آتی ہیں اس لیے عورت کے لیے خاص طور سے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ نکاح ثانی یعنی شوہر اس کا مرجائے یا طلاق دے دے اور اس میں بھی خاص کر جب انتقال ہوجاتا ہے تو بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس عورت کا نکاح کرنا معیوب ہے یعنی بیوہ کا نکاح نہیں کرتے تو اس کو شریعت نے منع کیا ہے اور عورت کو چوں کہ ظاہر بات ہے اس کے ساتھ بھی جذبات ہیں احساسات ہیں اگر اس طرح اس کی دیکھ بھال نہ کی گئی اور دین کا جو صحیح طریقہ ہے اس راستے پر اس کو نہ لگایا گیا تو خطرہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں خرابی پیدا ہوجائے۔عورت راستے سے بھٹک جائے۔اس لیے شریعتِ مطہرہ نے اس چیز کی قطعاً اجازت نہیں دی کہ اگر عورت بیوہ ہو جائے یا مطلقہ ہوجائے تو اس صورت میں اس کو نکاح نہ کرنے دیں بلکہ اس کے نکاح کا حکم فرمایا ہے۔اس کی جب عدت گزر جائے تو دوسرا نکاح کرادو تاکہ عزت وآبرو برقرار رہے۔

اسلام عفت کا حکم دیتا ہے

میں عرض کرچکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو ہر انسان کو عزت دار اور آبرودار پیدا کیا ہے۔اس کو گوہر آبدار عطا فرمایا ہے جس کو ’’عفت‘‘ کہتے ہیں تو اس عفت کا بچانا اور اس کا سنبھالنا پوری زندگی نہایت ہی ضروری ہے اور درحقیقت یہ جو اسلامی تعلیمات ہیں، ان سب میں اگر غور

کیا جائے یہ سدِ باب ہیں اس چیز کا کہ بُرائی پیدا نہ ہونے پائے، میں نے عرض کیا تھا کہ دیور اور جیٹھ تک سے اور پھوپھی زاد، چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد وغیرہ ان سب سے پردہ اس لیے ہے کہ چوں کہ آمدورفت کثرت سے ہوا کرتی ہے گھروں میں اور کہیں گناہ کا ارتکاب نہ ہو جائے۔ اس لیے پردہ نافذ کیا جائے تاکہ دوری رہے اور ایسی نوبت نہ آئے۔ اور آپ یقین جانیے کہ جہاں کہیں بھی اسلام کے قوانین کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے سب کا تو نہیں کہتا، مگر بُرائی کا راستہ کھل گیا اسی طرح تعلیم کے سلسلے میں بھی شریعتِ مطہرہ نے بہت خیال کیا ہے، بہت اہتمام رکھا ہے اس چیز کا کہ بے پردگی نہ ہو، میں نے مکہ مکرمہ میں اس دور میں بھی دیکھا کہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ لڑکیوں کا اسکول ایک جگہ ہے تو اس سے بہت دور لڑکوں کا اسکول ہوگا اور دیکھ بھال کا ایسا عالم ہے وہاں کے مُعلّمین مدرّسین عورتیں ہیں، لڑکیوں کو عورتیں پڑھاتی ہیں اور لڑکوں کو مرد پڑھاتے ہیں اور اس طرح سے انتظامات اس قدر اچھے قِسم کے ہیں کہ دیکھ بھال نہایت اچھی ہے کہ آپس میں بھی ان کو بُرائی کی طرف کسی طرح سے بھی چھوٹ نہیں ملتی کہ کوئی بھی خیالات میں پراگندگی پیدا ہونے پائے اور نہ اس طرح سے کہیں موقع ملے، بہت ہی اچھے قسم کے انتظامات ہیں لڑکوں کے اسکولوں میں بھی کہ وہاں مدرسین جو ہیں ان کے علاوہ ناظمین ہیں اور منتظمین ہیں وہ سب نگاہ رکھتے ہیں اور اس طرح سے اچھے انتظامات ہیں کہ جن کی گاڑیاں لینے آتی ہیں ان کے رشتے داروں کو وہاں کا جو چوکیدار ہے وہ پہچانتا ہے اور وہاں بالکل مختلف نظام دیکھا کہ وہ دروازے پر کھڑا ہوا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سے آواز لگاتا ہے اور وہاں اسکول میں سب کمروں میں اسپیکر فٹ ہیں اور وہاں آواز پہنچتی ہے اور بچہ اور بچی جو بھی ہے وہ وہاں سے جب ان کا وارث آ گیا تو آتے ہیں اور گاڑی میں بیٹھ جاتے ہیں، غرض یہ ہے کہ اختلاط سے بہت بچاتے ہیں اور اس طرح سعودیہ میں بعض مارکیٹیں خاص عورتوں کے لیے بنائی گئی ہیں اس میں صرف عورتیں ہی جاتی ہیں اور جا سکتی ہیں اور اس طرح سے کافی خیال رکھا جاتا ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے

اصل چیز یہی ہے کہ اسلام دین فطرت ہے اور اللہ ربّ العالمین نے عطا فرمایا ہے، وہ انسان کی فطرت کو خوب جانتے ہیں اس لیے اللہ ربّ العالمین ہی نے ان احکام کو ہمارے اوپر لازم کیا ہے جہاں کہیں بھی ان احکام کو توڑ دیا جائے گا تو اس کے نتائج برے برآمد ہوں گے، آزادیاں ہوں گی اور رقم اندازیاں ہوں گی تو اس کے نتائج بھی بُرے برآمد ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے جو حکم دیے ہیں وہ بے مقصد نہیں ہیں اور بہت سی بہر حال باتیں ہیں جو میں اس وقت تو نہیں کہنا چاہتا اور نہ وہ میرے موضوع سے متعلق ہیں لیکن قصہ مختصر یہ ہے کہ اللہ ربّ العالمین نے ہم پر یا عورتوں پر جو بھی پابندیاں لگائی ہیں وہ ہمارے اور آپ کے لیے اور عورتوں کے لیے مفید ہیں، بے محابا اختلاط جو ہے وہ انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتا ہے اور اب تو وہ وقت آ گیا ہے کہ بعض وقت ہم راستے میں چلتے ہوتے ہیں بڑا تعجب ہوتا ہے، ایک وقت تو ایسا ہوا کرتا تھا کہ ماں باپ اپنی اولاد کی بڑی فکر رکھا کرتے تھے لیکن اب بڑا مصروف زمانہ آ گیا کہ بیوی بھی کماتی ہے شوہر بھی کماتے ہیں، دونوں کماتے ہیں، بچوں کی فکر کون کرے؟ اس طرح سے وہ بچے اپنے طور پر غلط راستوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ الّا ماشآءاللہ

آج کل ماں باپ اولاد کی دینی لحاظ سے فکر نہیں کرتے

میں خود بعض ایسے گھرانوں کو جانتا ہوں کہ ان کے ہاں آنا جانا تھا، ان کے بچوں اور بچیوں کو دیکھا کہ ماں باپ کو قطعاً اس چیز کا علم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں سے کہاں حدود پار گئے۔ وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ ظاہر ہے جب دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو اس صورت میں نتائج پھر بُرے سامنے آتے ہیں۔ اور ایک کیا، نہ جانے کتنے واقعات چلتے راستے میں نظر آتے ہیں۔ آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ غیر عورت کسی کار والے کو روک لیتی ہو اب ایسا دور آ گیا جان نہ پہچان کار والا اکیلا جا رہا ہے عورت اس کو ہاتھ دکھا رہی ہے کہ مجھے بٹھا لو اور اس طرح سے اسکوٹر پر بیٹھ جاتی

ہیں، ابھی کی بات ہے کہ یہ جو کرفیو لگنے والا تھا، اتوار کا دن تھا جب وہاں گڑبڑ شروع ہوئی لیاقت آباد میں تو میں دکان پر تھا، میرے دوست آئے، انہوں نے کہا آپ جلدی چلے جائیے حالات گڑبڑ ہیں وہاں گولیاں چل رہی ہیں میں وہاں سے نکل کر گجر نالے کے پاس سے ناظم آباد چار نمبر میں داخل ہی ہوا تھا تو افراتفری تھی، وہاں ایک محترمہ مجھ سے آگے، میں بھی اسکوٹر پر تھا اور مجھ سے آگے ایک صاحب اسکوٹر پر تھے تو ظاہر ہے ایسی افراتفری میں وہ محترمہ کہاں سے آرہی تھیں **واللہ أعلم** ان صاحب نے ہمت کر کے ان کو کہا کہ آیئے، تشریف رکھیے اسکوٹر پر میں آپ کو پہنچا دوں گا، کہاں جائیں گی؟ میں پیچھے تھا وہ آگے وہ فوراً ان کی اسکوٹر پر بیٹھ گئیں یہ حالت ہے! کاروں میں بیٹھ جاتی ہیں اب نازک دور آگیا ہے اب اس میں معاملات بڑے گھمبیر ہیں، بہت تکلیف دہ ہیں اور ایسے ایسے واقعات مجھے سننے میں آتے ہیں کہ عورتیں تعویذ گنڈے لے آتی ہیں اس آزادی کی جو سزا ملتی ہے انہیں اس کے بعد وہ سر پٹختی ہیں اور پیٹتی ہیں لیکن پھر کچھ نہیں ہوتا، جب تیر کمان سے نکل گیا تو لوٹ کر نہیں آتا یہ پکی بات ہے۔ پھر اس صورت میں ہائے کرنے سے کیا فائدہ؟

اسلام کی پابندیاں! معاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہیں

تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے جو پابندیاں لگائی ہیں آج کے دور میں بُری لگتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پابندیاں بالکل بجا ہیں؛ امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ سب کے بارے میں فرمایا ہے کہ **فَسۡئَلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ** ان سے کوئی بات چیت کرنی ہو تو پردے کے پیچھے سے اور ضرورت کے تحت کرو، حضرت عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا کا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر میں اتنا آنا جانا تھا کہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریبی رشتے دار ہیں جب پردے کا حکم نازل ہوا تو اس وقت پتا چلا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے بھی پردہ

ہے۔آج کا دور ہوتا تو یہی ہوتا کہ یہ تو گودوں کے کھلائے ہوئے ہیں یہ تو رات دن گھر میں آتے تھے اب ان سے کیا پردہ؟ آج کل آپ جانتے ہیں پہلے چچا، چچی، خالہ، خالو کہا کرتے تھے، اب آنٹی انکل کا قصّہ چل گیا ہے۔آپ ذرا غور فرمایئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی جو نابینا تھے، حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، امت کی ماں کے متعلق کبھی بھی کوئی بُرا وسوسہ لا ہی نہیں سکتے تھے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سامنے بیٹھی رہیں۔حضورِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں کہ تم پردہ نہیں کرتی ہو؟ عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔انہوں نے کہا: کہ انہیں تو نظر نہیں آتا۔فرمایا یہ تو نابینا ہیں تم تو نابینا نہیں ہو۔پردے کا حکم دیا، غرض یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے جب پیغمبر کی بیویوں کے لیے ایسا حکم نازل فرمایا ہے تو امت کی جو عورتیں ہیں ان کے لیے کس طرح سے آزادی کا سوال پیدا ہوسکتا ہے؟ معاملہ بڑا نازک ہے۔

پردے میں لا پرواہی! اوراس کے نقصانات

بعض آدمی اس چیز میں کافی غفلت برتتے ہیں اوراس کے نتائج بُرے ہوتے ہیں اور یہ معاشرہ ہمارا یہ سمجھ لیجیے کہ اس کے اندر شراب نوشی اور زنا اور ہم جنسی یہ بیماریاں ہیں من جملہ ان کے فلم بینی کہ جس سے اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا عذاب اترتا ہے نافرمانیاں ساری کی ساری نافرمانیاں ہیں لیکن بعض نافرمانیاں بہت ہی زیادہ بُری ہیں، ایک زنا کی وجہ سے اگر پہلی امت ہوتی تو پوری امت بھی ماری جاتی لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کی برکت ہے کہ باقی لوگ بھی زندہ رہتے ہیں۔اس لیے گناہوں سے بہت زیادہ بچنے کا حکم ہے اوراس سلسلے میں یاد رکھیے نگاہ کی حفاظت کی بہت سخت ضرورت ہے، نگاہ یہ پہلا تیر ہے اور یہ پہلا قدم ہے اور پہلی سیڑھی ہے، اگر کسی نے اپنی نگاہ کی حفاظت کرلی تو اس کا دل بھی دماغ بھی اعضاء اور جوارح

سب محفوظ رہ جائیں گے اور اگر اس نے نگاہ کی حفاظت نہ کی تو اگلے اقدام کی بھی کچھ توقع ہوگی اور اس صورت میں گناہ میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہی خدشہ ہے، میں عرض کر چکا ہوں گذشتہ سے پیوستہ جمعہ میں مضمون یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں عورتوں کو الگ اور مردوں کو الگ الگ حکم دیا ہے، ہے دونوں کو۔ اس لیے اپنی پاک دامنی کو برقرار رکھنے کے لیے نگاہ کی حفاظت کیجیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت رہے اور جو آدمی بھی اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا رہے گا اللہ کا فضل ہوگا وہ کبھی بھی برائی میں مبتلا نہیں ہو سکے گا۔

نگاہ کی حفاظت سے انسان دوسرے گناہوں سے بھی بچ جاتا ہے

مکہ مکرمہ کی ایک بزرگ ہستی ہیں، ہمارے ان کے اچھے تعلقات ہیں اور اس دفعہ بھی حاضری ہوئی تو میں ان سے خاص طور سے مل کر آیا شیخ یحییٰ صاحب، عام آدمی ہیں اور بزرگ ہستی ہیں اکثر وہ اور ہم جب دکان پر بیٹھا کرتے تھے تو آمنے سامنے ہوتے تھے، اس وقت کے اوقات میں دینی باتیں ہوتی تھیں تو ان کا یہ کہنا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ بڑے بڑے بزرگوں کا کہنا ہے کہ نگاہ جو ہے آدمی اگر اس کی حفاظت کر لے تو باقی گناہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے اور یہ مشاہدہ ہے میں نے اور بھی کتابوں میں پڑھا ہے اس کو تو یاد رکھیے واقعہ یہی ہے کہ اپنی نگاہ کی پاکیزگی یہ بہت ضروری اور شرط ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ دل بھی محفوظ رہے گا اور پاک رہے گا، دماغ بھی پاک رہے گا اور پھر کھچڑی نہ پکے گی۔

بعض اعمال کے بارے میں عملاً کوشش ضروری ہوتی ہے

بُرائی کے سلسلے میں، تھوڑا سا مضمون سن لیجیے، فرماتے ہیں علماء کہ اس رسمِ بد (عورت کو نکاحِ ثانی کی اجازت نہ دینا) کو مٹانے میں قولاً اور عملاً ہر طرح کوشش کی جائے، پہلے مجھے علماء پر شبہ ہوتا تھا کہ نکاحِ ثانی کے بارے میں بس یہی اعتقاد کافی ہے عملاً سعی کی کیا ضرورت ہے؟ یعنی عقیدہ آدمی کا اگر درست رہے کہ ہاں دوسری شادی کرنی چاہیے، تو کافی لیکن لوگ اس پر زور

کیوں دے رہے ہیں؟ دوسری شادی کریں بعد میں آ کر یہ شبہ زائل ہوا اور اس کے نتائج اب سامنے آئے، فرماتے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ظاہر کو بھی باطن میں بڑا اثر و دخل ہے اور جب کسی عمل کو دائماً متروک رکھا جاتا ہے تو باطن پر بھی اس کا اثر ضرور پڑتا ہے، بدون عمل کے اعتقاد کی جڑ نہیں نکلتی اس لیے علماء کی رائے صحیح ہے کہ اس رسمِ بد کا استحصال بدون عملی کوشش کے نہیں ہوسکتا، چنانچہ جب اس پر عمل ہونے لگا ہے اس وقت سے اعتقاد بھی درست ہونے لگے ہیں اب یہ چیز دوبارہ سے معرض التواء پڑ گئی ہے ہندوستان میں اسلامی حکومت کہنے کو تو ویسے بہت زمانہ تک رہی لیکن بادشاہوں نے تو اس سلسلے میں کوئی کام نہ کیا بزرگان دین البتہ لگے رہے اور وہ دین کو بچاتے رہے پھیلاتے رہے اور جہاں تک بھی ہوسکا انہی کی مساعی اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان میں کچھ دین بھی نظر آتا ہے ورنہ اگر بادشاہ حضرات بھی دین کی طرف توجہ دیتے تو سارا ہندوستان مسلمان ہوتا۔ اور کایا پلٹی ہوتی مگر ان کو تو اپنی رنگ رلیوں سے اور مستیوں سے فرصت نہیں ہوتی تھی اِلَّا مَاشَآءَ اللہ کے علاوہ زیادہ تر اپنے اسی نشے میں رہتے تھے کہ کسی کو زیر کرو اور کسی کو لاؤ اور کسی کو مارو کسی کو بھگاؤ وغیرہ تو اسی چکر میں انہوں نے تو دین کی خاطر خواہ کوئی خدمت نہیں کی تو عرض یہ ہے کہ اس طرح سے علماء نے اس سلسلے میں کوشش کی تھی لیکن یہ دوبارہ سے پھر معرض التواء میں پڑ گئی بات۔

خواتین کا نکاحِ ثانی نہ کرنے کی رسمِ بد

اب تو یہاں تک سنا ہے میں نے ہندوستان کا ہی کیا کہنا یہاں پاکستان میں بھی ایسی رسمِ بد بہت مروج ہیں کہ اگر کسی بھی لڑکی کی شادی ہوئی اور شادی ہوتے ہی چند دن بھی اگر گزرے ہوں چند گھنٹے بھی اگر گزرے ہوں اور شوہر کا کسی حادثہ میں انتقال ہوگیا پھر اس کے بعد اس لڑکی کی دوبارہ شادی نہیں کرتے بڑا ظلم ہے، وہ بے چاری بول نہیں سکتی، اس کو اسی چکی میں پیس دیتے ہیں بعض برادریوں میں اتنا بھی قانون ہے کہ وہ سسرال ہی کی لونڈی اور کنیز رہتی ہے،

سسرال والے کہتے ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کے نکاح میں اس کو لے کر آئے تھے اب اس کو آپ لوگ لے جانہیں سکتے ، یہ شریعتِ مطہرہ کے بالکل خلاف ہے تو اس لڑکی کے اوپر بہت بڑا ظلم ہے اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوئی تو جن لوگوں نے بھی اس کو صحیح راستے سے روکا وہ بھی اس کے اندر شریک ہوں گے جرم میں برابر۔ غور کرنے کی بات ہے مشیتِ الٰہی ہے، مقدرات ہیں اگر اس طرح کوئی حادثہ سانحہ ہوگیا، اس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ اب اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ بعض وقت تو ایسا ہوا کہ اولاد بھی نہیں ہوئی تھوڑے ہی دن ہوئے شادی ہوئے اور کوئی مقدارات میں سے حادثہ ہوا اور انتقال کر گئے۔ ساری زندگی اس کو بیٹھا دیتے ہیں اور اس بیچاری کو شادی نہیں کرنے دیتے حتیٰ کہ وہ کچھ اظہار بھی کرنا چاہے، اپنی سہیلیوں کے ذریعے تو اس کو کوئی نہیں سنتا۔ ماں باپ الگ نہیں سنتے اور سسرال والے الگ نہیں سنتے اور کہہ دیتے ہیں کہ ہماری برادری کا قانون یہی ہے، ہم اس کے خلاف سن نہیں سکتے۔

برادری کا قانون اللہ کے قانون سے بڑھ کر نہیں ہے

یاد رکھیے یہ برادری کا قانون اللہ کے قانون سے ٹکراتا ہے ایسا قانون توڑنے کے برابر ہے اور اس کی وجہ سے کتنے مظالم ہوتے ہیں کہ لڑکیوں کو بے چاریوں کو زبردست اذیتوں میں مبتلا رکھتے ہیں، ان سے گھروں کے ایسے کام لیتے ہیں کہ لونڈی وکنیز بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں ذرا بھی التفات نہیں کرتے کہ آخر اس کی بھی جان ہے اور اس کا بھی کچھ حق ہے، تو اس لیے علماء کرام نے اس رسمِ بد کو اکھاڑ پھینکا اور کافی اس کو ختم کرایا لیکن اب دوبارہ سے پھر یہ سلسلہ شروع ہوگیا، ظاہر ہے کہ علماء اپنی سی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس رسمِ بد کو ختم کرنے کی کوشش

خود حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سے مریدین کو اس کی تعلیم دی، حکم فرمایا اور ان کے ایک مرید ہمارے نمازیوں میں سے ہیں، پرانے نمازی فیڈرل کیپٹل ایریا میں رہتے ہیں۔

انہوں نے جب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہونے کی درخواست کی تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شرط یہ لگائی کہ پہلے تم اپنی والدہ کا نکاح کراؤ چنانچہ انہوں نے تلاش کیا اور نکاح کرایا، بڑھاپے میں نکاح کرانے کے بعد پھر مولانا سے بیعت ہوئے درحقیقت یہی ہے کہ اس کے نتائج اور ثمرات پر نگاہ ہے اسلام کی، اور اللہ جل جلالہٗ تو علیم خبیر ہیں کہ وہ ہماری ایک ایک شہ رگ اور ایک ایک چیز اور ایک ایک ذرے سے واقف ہیں میں آپ سے کیا عرض کروں۔ایک صاحب تھے زمانہ ہوا، انتقال ہوگیا ان کے ٹوٹلی ۱۹ بچے پیدا ہوئے، کچھ زندہ رہے کچھ مر گئے وہ عمر رسیدہ تھے اور بیمار رہتے تھے اپنے گھر کے حالات بیان کرتے تھے، ناقابل بیان، نہایت ہی افسوس ناک۔ کہتے تھے کہ اگر مرنے کی اجازت ہوتی تو مر جاتا۔ کہنے میں نہیں اور جو جو بُرائیاں کرتے تھے بتاتے تھے وہ، اللہ کی پناہ، تو اس لیے آدمی جو ہے اس چیز کو فراموش کر دیتا ہے تو اس کے نتائج بہت بُرے برآمد ہوتے ہیں اسی طرح سے اور کتنے ہی سلسلے ایسے ہوتے ہیں۔آدمی جو ہے اللہ کے قانون کو توڑ دیتا ہے۔

شریعت کے قوانین کو پامال کرنے پر اثراتِ بد کا ظہور

کافی وقت پہلے میں نے ایک جگہ سنا، گناہ کیا نتیجہ برآمد ہوا اور کھلے بندوں کہہ دیا حضرت مریم علیہا السلام جیسا واقعہ ہے یعنی ڈھٹائی کی انتہا کردی تو اندازہ فرمائیے کہ اللہ کے احکام کو توڑنے سے اور بغاوت کرنے سے انسان پھر انسانیت کے دائرے سے بھی گر جاتا ہے۔اس لیے شریعتِ مطہرہ کے جو قوانین ہیں نہایت ہی پیارے ہیں، طبیعت اس کو قبول کرے یا نہ کرے اور اس کی بھلائی میں اور اس کی اچھائی میں اور اس کے خیر کے اندر جو ہے کبھی بھی صحیح بات یہ ہے کلام کیا نہیں جاسکتا۔اب یہ اور بات ہے کہ نفسانیت غالب ہوجاتی ہے تو آدمی اعتراض کرتا ہے اور بُرا سمجھتا ہے اور نفسانیت کی رو میں بہہ نکلتا ہے لیکن نتائج بُرے تو مرتب ہوکر ہی رہتے ہیں اور جب اچھائی کی راہ پر چلے گا تو یقینا کارسازی رہے گی اور اچھائی جو ہے وہ مل کر رہے گی، آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

عورتوں میں حرص کی بیماری

بہشتی زیور میں لکھا ہے اور دوسری کتابوں میں بھی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ۔عورت کو ایک تو خریدنے کی فکر اور خرید لے تو دکھانے کی فکر، مرد ہے کپڑا خرید لیا، بنوالیا پہن لیا دوسرے کو کبھی دکھاتا نہیں کہ اس نے پہنا کیسا؟ ہمیں اور آپ کو التفات نہیں ہوتا کہ ہم آپ کپڑے کیسے پہنتے ہیں، کپڑا پہنا بات ختم، نگاہ کون دوڑاتا ہے؟ عورتیں دیکھتی ہیں ۔فلاں عورت نے فلاں بنایا ہے اس کے ہاں برتن دیکھوں گی ۔تو یہ گری ہوئی بات ہے۔ نیا نیا کپڑا لیا ، بنا لیا، پہن کر دکھانے کے اب مختلف انداز اختیار کئے جاتے ہیں ۔زیور بنوالیا عورتوں کو التفات نہیں ہوسکا۔ انہوں نے کہا: ارے بہن! دیکھنا یہاں پہ کوئی چیز کاٹ رہی ہے اس نے دیکھا کوئی چیز تو ہے نہیں ارے یہ بُندے کب بنوائے تم نے؟ کہا تمہیں نہیں پتا؟ بس موضوع شروع کرنے کے لیے اسے کچھ سامان چاہیے تھا۔ یہ تو میں نے فلاں وقت بنوایا یہ تو فلاں وقت بنوایا، اس طرح سے لمبی کہانی سنانا چاہتی تھی ۔کپڑے کے لیے بھی یہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پھر مستقبل کے لیے میرا ارادہ ہے کہ میں فلاں کپڑا لوں گی، میرا ارادہ ہے فلاں جوتا لوں گی ۔میرا ارادہ ہے اب کی جاؤں گی تو فلاں چیز خرید کے لاؤں گی، اس حرص کے گھر کے اندر انبار لگے رہتے ہیں۔

دنیا کی بے تحاشا حرص! اور اس کا علاج

سچ بات یہ ہے کہ ایسے بھی گھرانے دیکھے ہیں کہ انبار لگا لگا کر جوں کے توں چھوڑ کر اور دنیا سے رخصت ہوگئیں ۔نہ پہنے نہ برتے اور نہ کام آئے یعنی سارا وقت وبالِ جان ہی بنے رہے کہ ان کو سال کے سال دھوپ لگائیں اور کافور کی گولیاں کھلائیں اور پھر اٹھا کر سمیٹ کر رکھیں ایک وبال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خطرہ یہی رہتا ہے ان کو کہ کب لے جائے کوئی؟ تو ایسی صورت میں سچ بات یہ ہے کہ آدمی اس حرص کے چکر میں انبار لگاتا رہتا ہے اور اس میں سوائے دکھ کے اور کچھ نہیں ۔پھر پیسا بھی خرچ ہوا پہننا بھی نصیب نہیں ہوا اور یہی چکر رہتا ہے کہ ابھی نہیں اس کو

کل بنالیں گے، کل پہن لیں گے فلاں وقت پہن لیں گے اور اب پہن لیا تو پھر بعد میں کیا ہوگا؟ اس لیے جمع کر کے رکھ لو نتیجہ اس کا بہت تکلیف دہ ہے لینے کے لیے تیار ہیں، بعض وقت گھروں کے اندر اچھے خاصے انبار لگے ہیں، مجھے ایک صاحب نے بتایا واللہ أعلم اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے تو دیکھا نہیں، بہت بڑے علاقے میں رہنے والی ڈیفنس کے اندر جب بھی وہ شاپنگ کے لیے نکلتی تھیں اس کا ڈرائیور جو تھا اس کا ایک دوست تھا جو ہمارا ابھی سلام دعا والا تھا، اس نے کہا کہ بیگم صاحبہ جب بازار میں جاتی ہیں صدر کے اندر تو ایک ایک دوکان سے روزانہ کا ایسا معاملہ ہے کہ اتنے اتنے تھیلے جو ہیں بھر بھر کے لاتی ہیں پھر کیا ہوتا ہے؟ آخر یہ روز اتنے لائے جاتے ہیں پھر وہاں سے لاکر وہ جناب ان کو دیتے ہیں درزیوں کو اور اس طرح سے ایک سے ایک فیشن اور ایک سے ایک نیا طریقہ کہ وہ ڈیزائن ہے نا وہ اتار کے دینا وہ بنانا اور اس طرح رقم کثیر جو ہے وہ لگا لگا کر بنوایا، ایک آدھ دفعہ پہنا اور اس کے بعد اس کو سنبھال کر رکھ لیا کہ بس اب یہ فلاں موقع پر پہن لیں گے، فلاں موقع کی نوبت ہی نہیں آئی۔ بعد میں کچھ واقعہ ایسا ہوا کہ جناب ڈاکو سمیٹ سماٹ کر لے گئے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔

اعتدال کو اپنائیں

اعتدال کی راہ سے آدمی چلتا رہے تو اس کو پریشانی بھی نہیں۔ تو غرض یہ کہ حِرص جو ہے حضرتِ انسان کے کھانے کو نہیں ہے پہننے کو زیادہ ہے مناسب پہن سکتا ہے اب اس کے لیے جیسا دیس ویسا بھیس اس اصل پر عمل کرنا ہے تو شوہر صاحب کو مجبور کرتے ہیں کہ قرضہ لاؤ، قرضہ لے لیں اب ایک دفعہ کا ہو تو چلو اتار دیں اب یہ تو روز کا معمول ہے کہ نئے کپڑے آتے ہیں نئے سامان آتے ہیں۔ اب وہ قرضے جو ہیں ظاہر ہے کہ آمدن معقول اور محدود ہے اس صورت میں آدمی اس کو جو دینے لگتا ہے تو دیتے دیتے معلوم ہوتا ہے کہ اب مہینہ پورا کرنا مشکل ہوگا، نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ سخت پریشانی ہو جاتی ہے اور میاں بیوی دونوں بھی کماتے ہیں اور دونوں کماتے

کماتے بھی تھک جاتے ہیں تو اس صورت میں بھی ان کی پریشانی دور نہیں ہوتی اور جو اعتدال کے ساتھ چلتے ہیں ایک کپڑا اگر بنالیا اور اس کو اگر دس دفعہ بھی پہن لیا تو کیا فرق پڑا؟ لیکن ذوق چوں کہ بدل چکے ہیں حالات ایسے ہو چکے ہیں۔

اور اب آدمی اس چیز کے لیے تیار نہیں کہ سادگی کو اپنائے۔اس کے مسائل اس کو پریشان رکھتے ہیں،رات کی نیندیں اڑ جاتی ہیں اور پھر اس صورت میں معاملات کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

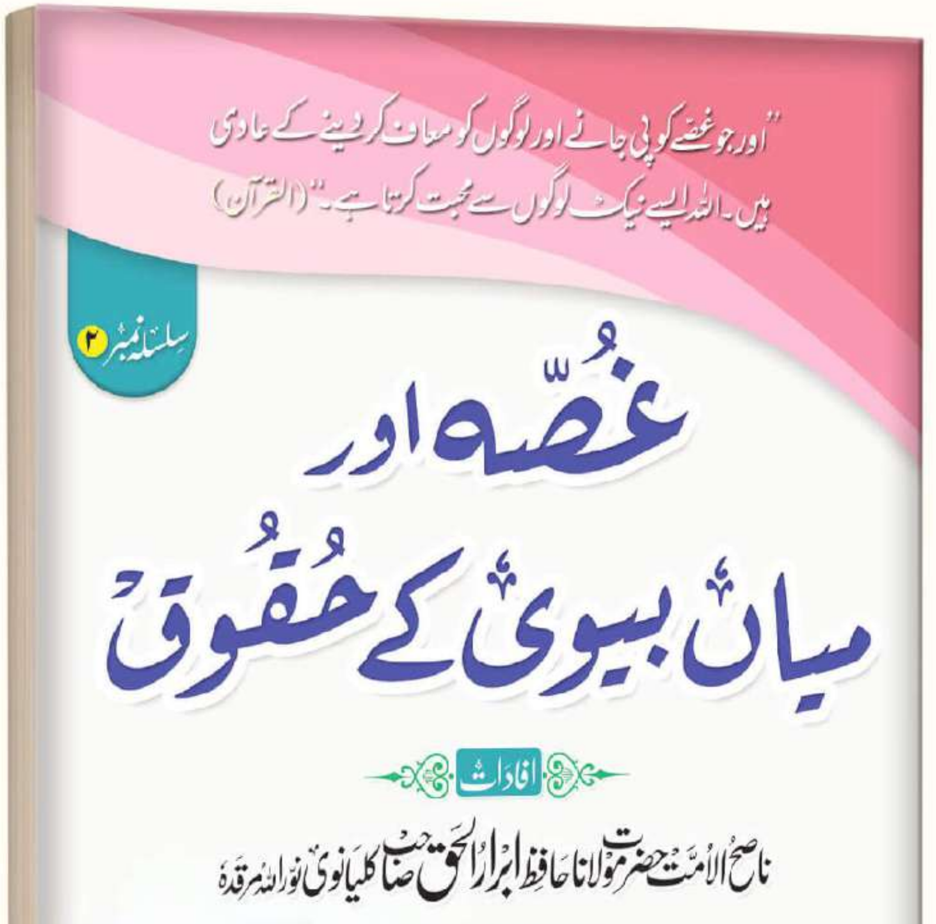

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی گلبرگ، کراچی

0334-3526403, 0331-1396029

www.hazratkhurramabbasi.org